سورۃ الاخلاص کی فضیلت

مدرّس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ فَکَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ فَیَخْتِمُ **بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: ((**سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ؟**)) فَسَاَلُوْہُ، فَقَالَ: لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِھَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((**اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّہٗ**))(۱)

’’حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کو لشکریوں کا امیر بنا کر کسی سریہ میں بھیجا۔ وہ جب اپنے ساتھیوں کی امامت کراتے تھے تو ہر نماز کی آخری رکعت میں **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد** (یعنی سورۃ الاخلاص) ہی پڑھا کرتے تھے۔ جب وہ دستہ واپس آیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس کی وجہ ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟‘‘ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے‘ اس لیے مجھے یہ محبوب ہے کہ میں اس سورت کو زیادہ سے زیادہ پڑھوں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب رکھتے ہیں۔‘‘

چار آیات پر مشتمل سورۃ الاخلاص قرآن مجید کی عظیم ترین سورت ہے۔ توحید و رسالت اور آخرت‘ دین اسلام کے تین اہم ترین عقائد ہیں‘ جبکہ سورۃ الاخلاص ان تین میں سے ایک یعنی توحید باری تعالیٰ کی وضاحت میں جامع ترین سورت ہے۔ اسی لیے اس کو تہائی قرآن کہا گیا ہے۔

بخاری شریف (کتاب الصلاۃ) کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جس صحابی کو قبا میں نماز کا امام مقرر کیا گیا انہیں سورۃ الاخلاص اس قدر محبوب تھی کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ الاخلاص ضرور پڑھتے تھے۔ جب نمازیوں نے انہیں اس طریقے سے روکا تو انہوں نے کہا کہ میں تو ایسے ہی کروں گا‘ اگر تم چاہو تو کسی اور کو امام مقرر کر لو۔ مگر یہ صاحب ان سب میں زیادہ افضل تھے۔ امام کے اس طریقے کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو‘ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس سورت سے بڑی محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس کی محبت تمہیں جنت میں پہنچا دے گی‘‘۔ یہ صاحب سورۃ الاخلاص کی محبت میں اس قدر شدید تھے کہ جب ان سے یہ کہا گیا کہ یا تو صرف سورۃ

(۱) صحیح البخاری‘ کتاب التوحید‘ باب ما جاء فی دعاء الخیر امتہ الی توحید اللّٰہ تبارک وتعالٰی۔ وصحیح مسلم‘ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا‘ باب فضل قراءۃ قل ھو اللّٰہ احد۔

الاخلاص پڑھا کرو یا کوئی اور سورت تو انہوں نے کہا کہ میں تمہاری امامت تو چھوڑ سکتا ہوں مگر سورۃ الاخلاص کی تکرار چھوڑنا مجھے گوارا نہیں۔

سورۃ الاخلاص کے بہت فضائل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ترغیب کے زیر اثر اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رات کو سوتے وقت ضرور اس کی تلاوت کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس سورت کو دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کر دے گا''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر تو ہم بہت سے محل بنوالیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اور اس سے بھی اچھا دینے والا ہے۔'' (مسند احمد)

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جمع ہو جاؤ' آج میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ گھر سے تشریف لائے اور آ کر سورۃ الاخلاص پڑھی اور پھر گھر تشریف لے گئے۔ اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں باتیں ہونے لگیں کہ وعدہ تو آپؐ نے ایک تہائی قرآن سنانے کا کیا تھا' مگر آپؐ صرف سورۃ الاخلاص پڑھ کر چلے گئے۔ شاید وحی آ گئی ہو۔ اتنے میں آپ ﷺ پھر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تم سے ایک تہائی قرآن سنانے کا وعدہ کیا تھا اور میں نے سورۃ الاخلاص سنا کر اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ سنو! یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔ (ترمذی) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ہر دن میں ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ لوگوں نے عرض کیا: حضور ﷺ ہم اس سے واقعی عاجز اور ضعیف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سنو' اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کیے ہیں' قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ......الخ تیسرا حصہ ہے۔''

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کہیں سے تشریف لا رہے تھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپؐ نے ایک شخص کو اس سورۃ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''واجب ہو گئی''۔ حضرت ابوہریرہؓ نے پوچھا: کیا واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا: ''جنت''۔ (ترمذی و نسائی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدانِ تبوک میں تھے۔ سورج ایسی روشنی اور شعاعوں کے ساتھ نکلا کہ ہم نے اس سے پہلے اتنا شفاف' روشن اور منور سورج نہیں دیکھا تھا۔ اسی وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آج سورج کی اس تیز روشنی' زیادہ نور اور چمکیلی شعاعوں کی کیا وجہ ہے؟ جبریلؑ نے جواب دیا کہ آج مدینہ میں حضرت معاویہ بن معاویہؓ کا انتقال ہو گیا ہے جن کے جنازے کی نماز کے لیے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے آسمان سے بھیجے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا: یہ ان کے کس عمل کے باعث ہوا؟ فرمایا: وہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ......دن رات' چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے پڑھا کرتے تھے۔ اگر آپؐ کا ارادہ ہو تو میں زمین سمیٹ لوں اور آپؐ ان کے جنازے کی نماز ادا کر لیں؟ آپؐ نے فرمایا: بہت اچھا۔ پس آپؐ نے ان کے جنازے کی نماز ادا کر لی۔ (مسند ابویعلیٰ) ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپؐ نے نماز جنازہ پڑھنا چاہا تو جبریلؑ نے اپنا پر زمین پر مارا جس سے تمام درخت اور سب ٹیلے پست ہو گئے اور ان کا

جنازہ حضور ﷺ کو نظر آنے لگا۔ آپؐ نے نماز شروع کی اور آپؐ کے پیچھے فرشتوں کی دو صفیں تھیں' ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ آخر اس مرتبہ کی کیا وجہ ہے؟ حضرت جبریلؑ نے فرمایا: یہ ان کی اس سورت کے ساتھ محبت تھی۔ وہ ہر وقت آتے جاتے' اٹھتے بیٹھتے اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

سورۃ الاخلاص کی یہ فضیلت اس لیے ہے کہ یہ خالق کائنات کے تعارف پر مشتمل ہے اور توحید باری تعالیٰ کا جامع عنوان ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہر شخص توحید الٰہی پر کامل یقین رکھے۔ صرف اللہ تعالیٰ کو خالق کائنات تسلیم کرے' اس کو بے مثل اور بے مثال مانے۔ اس کو ہر کمزوری سے مبرا سمجھے۔ یقین رکھے کہ وہ بے نیاز ہے اور مخلوق کا ہر فرد اس کا محتاج اور نیاز مند ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ وہ اکیلا ہے۔ وہ معبود ہے اور باقی سب انسان' حیوان اور تمام چیزیں اس کی مخلوق ہیں۔ عبادت کے لائق صرف وہی ہے۔ ہر طرح کی عبادتیں صرف اسی کے لیے ہیں۔ اپنی ضرورتوں' حاجتوں اور دعاؤں کے لیے اس کے سوا کسی دوسری ہستی کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا توحید سے نابلد ہے اور اسے سورۃ الاخلاص کا فہم نہیں ہے۔ سورۃ الاخلاص کو سمجھ کر پڑھنے والا اور اس کے تقاضوں کو جان کر اس کے ساتھ محبت کرنے والا واقعی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اس سورت پر یقین شرک کی جڑ کاٹ دیتا ہے اور شرک وہ بدترین گناہ ہے کہ جس کی بخشش کے لیے کسی بڑے سے بڑے مقرب کا استغفار بھی قبول نہیں۔ قرآن گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر کسی کے نفع ونقصان کا مالک ہے۔ سورۃ الاخلاص کا فہم وہ چیز ہے جو بشری تقاضے کے تحت ہونے والے گناہوں کی بخشش کا سبب بھی بن جاتا ہے۔

❁❁❁

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے دو فکر انگیز خطابات پر مشتمل کتابچہ

توبہ کی عظمت اور تاثیر

اور موجودہ حالات میں کرنے کا اصل کام

اشاعتِ خاص: 65 روپے　　اشاعتِ عام: 35 روپے